موجودہ حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل میں ملک کے معروف اور ثقہ علماء کو لیکر کافی حد تک اعتماد اور اطمینان کی فضا پیدا کر دی تھی اور یہ امید ہو چلی تھی کہ ایک طرف ارباب اقتدار کے بھرپور وعدوں اور عزائم اور دوسری طرف کونسل کی جامع اور باصلاحیت تشکیل سے کیا عجب کہ یہ بدقسمت ملک جلد از جلد اسلامی نظام و اقدار سے ہمکنار ہو جائے۔ مگر افسوس کہ ایک طرف اسلامی سمت میں پیش رفت نہایت سست اور حوصلہ شکن ہے خواہ اس کے وجوہ کتنے ہی گہرے اور مؤثر کیوں نہ ہوں مگر دینی درد رکھنے والے مسلمان موجودہ سربراہ کو اس بارہ میں دنیا و آخرت میں سرخرو دیکھنا چاہتے ہیں کہ اسی میں ان کی بھی بھلائی ہے۔ اسلام کی بھی کہ آئندہ کسی بھی اسلامی نشاۃ و احیاء کے درد رکھنے والے افراد اور جماعتوں کے لئے کام کرنے کا دارومدار موجودہ دور پہ ہوگا۔ اور اس کے مثبت یا منفی اثرات کام کو آسان یا پھر بے حد مشکل بنا کر رکھدیں گے۔ مگر حال ہی میں اسلامی نظریاتی کونسل کے بعض جید علماء (جن میں ہمارے مخلص دوست مولانا محمد تقی عثمانی بھی پیش پیش تھے۔) کے کونسل سے مستعفی ہونے کی خبر بے چینی اور بدگمانیوں کا ذریعہ بنی۔ ان حضرات نے مفصل وجوہات تو صدرِ مملکت کے نام ایک ذاتی خط میں پیش کر دئے ہیں مگر استعفیٰ کے مختصر خبرنامے سے یہ تشویشناک اطلاع ہر سو پھیل چکی ہے کہ حکومت نے اسلام آباد شیعہ کنونشن کے بعد فقہ جعفریہ کے مطابق الگ قانون سازی کے ارادے کا اظہار کیا۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو نہایت تشویش و اضطراب کی باعث ہے کہ پرسنل لاء اور شخصی معاملات میں ہر فرقے کیلئے اسکی فقہ کا نفاذ تو ایک حد تک قابل برداشت ہے۔ لیکن اگر ملک کے عام قوانین اور پبلک لاء میں بھی فرقہ وارانہ بنیاد پر تفریق کا دروازہ کھولا گیا تو اس سے ملک و ملت کی وحدت و یکجہتی پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گی۔ اور ہر فرقے کیلئے اس بات کا جواز پیدا ہوگا کہ وہ اپنے لئے سڑکوں پر نکل کر الگ قانون کا مطالبہ کرے۔ اس طرح ملک کے ہر معاملے میں کئی متوازی قانون دنیا کے لئے تضحیک کا ذریعہ بنیں گے۔ اس صورت میں اسلامی قانون تو ایک مذاق بن کر رہے گا ہی۔ مملکت کا کوئی بھی نظام معقولیت سے چل نہیں سکے گا۔ اگر استعفیٰ کی یہ وجوہات واقعی صحیح ہیں۔ تو ہم صدرِ مملکت سے مخلصانہ درخواست کریں گے کہ وہ فوری طور پر مستعفی ہونے والے اراکین سمیت ملک کے جید اور معتمد سنی علماء کو تبادلہ خیال کا موقعہ فراہم کریں کہ یہ معاملہ الجھنے کی بجائے سلجھ جائے۔ خدانخواستہ فرقہ واریت کی یہ آگ جو اسلامی آئین و قانون سازی کے کام کو بھسم کر دینے کی ایک گہری سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے ابتداء ہی میں نہ بجھائی گئی تو مستقبل میں شاید ہی دین اور اسلام کیلئے کوئی فضا تیار کی جا سکے۔ ولا فعلها اللّٰه۔

مملکت پاکستان کیلئے بلاشبہ سعادت اور خوش قسمتی کا غیبی سامان تھا۔ کہ عہدِ حاضر کی عظیم برگزیدہ دینی و علمی شخصیت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوری مہاجر مدنی نے اس رمضان المبارک میں قیام پاکستان